(ای صاحب تنویر الابصار) ثم قال والخبیث ما تستخبثه الطباع السلیمة" اور حلال نہیں ہے ..... وہ کوا جس کے رنگ میں سیاہی اور سفیدی ملی جلی ہو اور جو مُردار کھاتا ہو، کیونکہ وہ خباثت میں شامل ہے۔ یہ بات مصنف (یعنی صاحب تنویر الابصار) نے لکھی ہے، پھر کہا ہے کہ خبیث وہ ہے جسے سلیم الطبع لوگ گندا اور ناپاک سمجھتے ہیں"۔

علامہ شامی نے ردّ المحتار میں اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:

اما الغراب الابقع (الذی فیه بیاض وسواد) والاسود فهو انواع ثلاثة، نوع یلتقط الحب ولا یاکل الجیف ولیس بمکروه، ونوع لایاکل الا الجیف فانه مکروه، وهو الذی سماه المصنف الابقع۔ ونوع یخلط، یاکل الحب مرة والجیف اخری، ولم یذکره فی الکتاب، وهو غیر مکروه عندهٗ (ای ابی حنیفه) ومکروه عند ابی یوسف۔

"ملے جلے رنگ یا سیاہ رنگ کے کوّوں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو دانے چگتا ہے اور مُردار نہیں کھاتا۔ وہ مکروہ نہیں ہے۔ دوسرا وہ جو مُردار ہی کھاتا ہے۔ وہ مکروہ ہے اور مصنف نے اُسی کو ملے جُلے رنگ کا کوّا کہا ہے۔ تیسرا وہ جو کبھی مُردار کھاتا ہے اور کبھی دانے چگتا ہے۔ مصنف نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ وہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ نہیں ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے"۔ (ردالمحتار، جلد ۵، ص ۲۶۶)۔

اسی کتاب میں مندرجہ بالا بحث کو آپ دیکھیں تو معلوم ہو جائے گا کہ کون کون سے پرندے حلال ہیں۔

۲۔ سیلاب یا کثرت بارش یا کسی اور آفت کے موقع پر اذانیں دینا مسلمانوں میں رائج ہو گیا ہے، لیکن میرے علم کی حد تک یہ طریقہ کسی سند پر مبنی نہیں ہے، بلکہ غالباً لوگوں نے اسے اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے پکارنے کی ایک صورت سمجھ کر اختیار کیا ہے۔ اگر لوگ اسے مشروع سمجھ کر کریں تو غلط ہے، اور اگر محض اللہ سے فریاد کرنے اور اس کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی نیت سے کریں تو مباح ہے۔

۳۔ نماز میں سر ڈھانکنے کا کوئی حکم، یا ننگے سر نماز پڑھنے کی کوئی نہی میرے علم میں نہیں ہے۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام عمامہ یا ٹوپی پہنے ہوئے ہی نماز پڑھتے تھے۔ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ کے حکم کا تقاضا بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز اچھا لباس پہن کر پڑھی جائے، اور ٹوپی یا عمامہ بھی اس میں داخل ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص ننگے سر نماز پڑھے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔